ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

جنوبی پنجاب میں شادی کے رسم ورواج اور اسلامی تعلیمات کا تحقیقی مطالعہ

RESEARCH STUDY OF MARRIAGE CUSTOMS AND ISLAMIC TEACHINGS IN SOUTH PUNJAB

ثمرین کوکب

ریسرچ اسکالر ایم فل اسلامیات، انسی ٹیوٹ آف ہیومنٹیز اینڈ آرٹس، خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجنیئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان، پنجاب۔

ڈاکٹر ماجد رشید

لیکچرار اسلامیات، انسی ٹیوٹ آف ہیومنٹیز اینڈ آرٹس، خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجنیئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان، پنجاب

ABSTRACT

Pakistan's South Punjab is one of the oldest civilizations in the world. From the earliest times, this region has its own unique identity in culture, civilization and customs. South Punjab borders Sindh, Balochistan and Khyber Pakhtunkhwa. The customs and traditions of the three are prevalent in South Punjab. According to Allah's command, "Man is the best creation of Allah." Man's Need Marriage is an important need in life which fulfills the family. It is not only the fulfillment of sexual desire but also the establishment of a peaceful society. In the Holy Qur'an, Allah Almighty has declared the life of the Holy Prophet as the best role model for humanity. The teachings of Islam are natural and universal. They are suitable Imitation for human beings from the first day to the last day. Islam gave woman the high status of mother, sister, daughter and wife. Islam abolished false and ignorant rituals and forbade sexual exploitation. Islam gave a formal system of marriage for women. The Holy Prophet (PBUH) has declared marriage as his Sunnah and has made it simple but today marriage in South Punjab has been made very expensive and difficult due to various un-Islamic customs and traditions. It has not only made it difficult but also destroyed the social, economic and religious life of the Muslims. In these un-Islamic rituals, the stars are mingled, engaged. Mahindi, Dholak, Da'wah before marriage, Navendra, music and singing, Mehr, Rukhasty and rituals, Vatta Satta, Vani, marriage to Qur'an, etc. This paper will review the prevailing marriage customs in South Punjab in the light of Islamic teachings.

انسان کو جس طرح زندگی گزارنے کے لیے بنیادی ضروریات زندگی روٹی، کپڑا اور مکان کی ضرورت ہے۔ اس طرح سے خاندان بھی ایک اہم ضرورت ہے۔ شادی و بیاہ کا مقصد صرف جنسی خواہشات کی تکمیل کا نام ہی نہیں بلکہ اس کے ذریعے ایک پرُامن، خوشحال اور کامیاب معاشرے کا قیام ہے۔ یہ تعلیمات آج سے چودہ صدی پہلے نبی کریم ﷺ کی نبوت کی صورت اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی کامل رہنمائی کے لیے نازل فرمائی ہیں۔ اسلام ایک کامل دین اور قابل تقلید ضابطہ حیات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں اعلان کر کے آپ ؐ کو انسانوں کے لئے اعلیٰ نمونہ، عظیم مثال اور بہترین رول ماڈل قرار دیا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[1]

"تمہارے لیے نبی کریم ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔"

پنجاب کا محل وقوع:

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ پنجاب ہے۔ پنجاب، "فارسی زبان" کے دو الفاظ "پنج" اور آب سے مل کر بنا ہے۔ "پنج" کے معنی پانچ اور "آب" کا معنی پانی۔ یعنی پانچ دریاؤں کی سر زمین اور بلحاظ رقبہ دوسرا بڑا صوبہ ہے۔ پنجاب کی صوبائی سرحد گلگت بلتستان کے سوا تمام دیگر پاکستانی صوبوں اور علاقوں سے ملتی ہیں۔ پنجاب کے شمال میں وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور کشمیر، شمال مغرب میں صوبہ خیبر پختونخوا، مغرب میں قبائلی علاقوں کا چھوٹا سا حصہ، جنوب میں صوبہ سندھ، جنوب مغرب میں بلوچستان ہے اور مشرق میں ہندوستانی پنجاب اور راجستھان ہے۔۔ پنجاب کا صوبائی دارالحکومت لاہور ہے۔ زیادہ تر پنجابی زبان بولی جاتی ہے

[1] سورۃ الاحزاب 21:33

جنوبی پنجاب:

صوبہ پنجاب کا جنوبی حصہ جنوبی پنجاب کہلاتا ہے۔ جنوبی پنجاب میں تین ڈویژن اور گیارہ اضلاع شامل ہیں۔اس میں ڈیرہ غازی خان،ملتان اور بہاولپور کے ڈویژن شامل ہیں۔اضلاع میں بہاول پور، رحیم یار خان، بہاولنگر،ڈیرہ غازی خان، راجن پور، مظفر گڑھ، لیہ، لودھراں، ملتان، خانیوال اور وہاڑی شامل ہیں۔ صوبہ پنجاب کی ایک تہائی آبادی جنوبی اضلاع میں رہنے والی ہے۔۔ جنوبی خطہ گندم، چاندی جیسی کپاس اور آم کی پیداوار کے لیے مشہور ہے۔

رسم ورواج کا معنی ومفہوم:

اردو لغت میں رسم ورواج کے معنی طور طریقے، چلن، ریت یا دستور کے ہیں جبکہ اس کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

"انسانی معاشرے میں مشترکہ طور پر کیے جانے والے وہ اعمال جو علاقے، تہذیب اور مذہب سے منسلک ہوں رسم ورواج کہلاتے ہیں۔

جنوبی پنجاب میں رائج رسوم ورواج:

انسان اپنی پیدائش سے مرنے تک مختلف رسموں رواجوں میں جکڑا ہوا ہے اور ان کی پاسداری اپنا اولین فرض سمجھتا ہے۔ پاکستان کا جنوبی پنجاب دنیا کی قدیم تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ ابتدائی دور سے ہی یہ خطہ تہذیب وثقافت، تمدن اور رسوم ورواج میں اپنی منفرد پہچان رکھتا ہے۔ جنوبی پنجاب کا باڈر سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخواسے لگتا ہے۔ ان تینوں کے رسوم ورواج جنوبی پنجاب میں رائج ہیں۔

ماہرین سماجیات کا ماننا ہے کہ "انسانی معاشرے میں رسم وراج کی ابتدا اس وقت ہوئی جب اولین انسانوں نے گروہ کی صورت میں سماجی زندگی کی بنیاد رکھی اور مشترکہ فوائد حاصل کرنے اور نقصانات سے بچنے کے لیے کچھ اصول بنائے۔ ان میں سے کچھ اصول آپس کے تعلقات سے متعلق تھے مثلاً ایک دوسرے کی خوشی و غم کو بانٹنا، مشکل وقت میں ایک دوسرے کی مدد کرنا وغیرہ اور کچھ اصولوں کا تعلق مذہب معاملات سے تھا مثلاً قدرتی آفات سے بچنا، بہترین شکار حاصل کرنا، لڑائی یا جنگ میں کامیابی حاصل کرنا"[2]

دین اسلام کی تعلیمات فطری اور عالمی ہیں۔ روز اوّل سے لے کر آخرت تک کے انسانوں کے لیے قابل تقلید ہیں۔ آپؐ کا فرمان ہے:

من حسن الاسلام المراء ترکہ مالا یعنیہ[3]

"اسلام کی خوبی یہ ہے کہ بندہ ہر لایعنی چیز کو چھوڑ دے۔"

انہی لایعنی، غیر شرعی اور فضول طریقوں اور رسوم ورواج میں پڑ کر انسان اپنی دنیا و آخرت کو خسارے میں ڈال دیتا ہے۔ جو کام آپؐ نے کیے انہی میں ایک نکاح بھی ہے جو امت کے لیے اعلیٰ نمونہ ومثال ہے۔ دورِ نبویؐ میں نکاح حکم ربی کے مطابق ہوئے۔ اب یہاں جنوبی پنجاب کے معاشرے میں مروجہ رسوم کا اسلام کی روشنی اور تعلیمات میں جائزہ لیتے ہیں:

1۔ ستارے ملانا:

جنوبی پنجاب میں ایک نئی رسم رائج ہو چکی ہے کہ منگنی طے کرنے سے پہلے لڑکے اور لڑکی کے ستارے ملائے جاتے ہیں جو بالکل غیر شرعی اور ہندوانہ رسم ہے۔ اس کا نکاح کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ستاروں کا یہ مقصد بیان فرمایا ہے:

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ[4]

ترجمہ: اور ہم نے آسمان کو ستاروں سے مزین کیا"

یعنی ستاروں کو انسانوں کی رہنمائی کے لیے بنایا ہے نا کہ رشتے کروانے کے لیے۔

---

[2] ڈاکٹر حنا خراسانی رضوی، 23 جنوری 2021، تبصرے 4

[3] الترمذی،ابو عیسی،محمد بن عیسی،سنن ترمذی،ادارہ الکتب الملیہ،بیروت،رقم الحدیث 2318

[4] سورۃ الملک 4:67

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

2۔ نکاح کا پیغام:

جنوبی پنجاب میں پیغام نکاح کے سلسلے میں ذات پات اور بلند مقام کو دیکھا جاتا ہے۔ مالی لحاظ سے مستحکم، رتبے، حسب و نسب اور سٹیٹس کو ترجیح دیتے ہیں اور قابل فخر سمجھتے ہیں۔ ذات و زبان کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ پنجابی خاندان والے رشتہ صرف پنجابی خاندان میں کرتے ہیں اسی طرح سرائیکی بھی۔ چٹ صرف چٹ خاندان میں، آرائیں بھی۔

قبل ازِ اسلام اور ظہور اسلام میں اس بات کی کوئی قید نہ تھی کہ نکاح کا پیغام لڑکی کی طرف سے جائے یا لڑکے۔ متعدد روایات میں ہے کہ خواتین نے اپنے نکاح کا پیغام خود دیا۔ اس دور میں نہ تو لڑکے لڑکی کی عمر کی کوئی قید تھی اور نہ ہی ذات اور اونچے رتبے والا خاندان۔ جیسے نبی کریم ﷺ کا نکاح پچیس سال کی عمر میں چالیس سال کی بیوہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ نکاح کا پیغام دین کو دیکھ کر دیا جاتا تھا۔

3۔ رسم منگنی:

آج جنوبی پنجاب میں نکاح کی ابتدائی بات چیت کو دیکھیں تو پہلے لڑکی اور لڑکے کو دیکھنے جاتے ہیں۔ پسند آجانے پر ہاں کر دی جاتی ہے۔ منگنی کی رسم کو ایک باقاعدہ تقریب کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ پہلے لڑکے والے لڑکی کے گھر زیور، سوٹ اور دیگر سامان کے ساتھ رسم کرتے ہوئے نقد رقم بھی دیتے ہیں۔ اسی طرح لڑکے کے گھر انگوٹھی، گھڑی، سوٹ اور دیگر سامان کے ساتھ لڑکے کے ہاتھ پر نقد رقم بھی شگن کے طور پر رکھتے ہیں۔

منگنی کی تقریب پہلے گھریلو پیمانے پر سادگی سے منعقد کی جاتی تھی لیکن اب جنوبی پنجاب میں منگنی کی تقریب بھی اس طرح منعقد کی جاتی ہے کہ شادی کا گمان ہوتا ہے۔ منگنی کا مطلب صرف زبانی عہد و پیمان کرنا ہے، نسب طے ہونے پر دنیا کو اطلاع دینا ہے کہ ان بچوں کی آپس میں شادی ہونا طے ہے۔ جنوبی پنجاب میں لڑکے کو خاص طور پر سونے کی انگوٹھی پہنائی جاتی ہے جو شرعاً مردوں کے لیے حرام ہے۔ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ:

اَنَّ رَسُو لَ اللہ□ رَاَی خَاتَماَ مَنٗ ذَھَبٍ فِی یَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَہٗ فَطَرَحَہٗ فَقَالَ:یَعْمِدُ اَحَدُکُم اِلَی جَمْرَۃٍ مِنٗ نَارٍ فَیَجْعَلُھَا فِی یَدِہٖ؟[5]

"بے شک نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی کے ہاتھ سونے کی انگوٹھی دیکھی، اسے اتارا اور پھینک دیا اور فرمایا: تم میں سے جو ارادہ کرتا ہے کہ وہ آگ کا انگارا پہن لے تو وہ یہ انگوٹھی پہن لے۔"

پاکستان میں سندھ، بلتستان اور جنوبی پنجاب کے بہاولپور سمیت دوسرے علاقوں میں منگنی کی رسم میں عجیب و غریب قسم کی احتیاط کی جاتی ہیں۔ مثلاً قمری مہینہ کی مخصوص تاریخوں میں منگنی اور شادی کی جاتی ہیں۔ اسلام میں اس قسم کا کوئی تصور نہیں بلکہ ہندو ستاروں کی گردش کے حساب سے شادی کی تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ منگنی کے لیے رات کا وقت مخصوص کرنا بھی جہالت کی انتہا ہے۔

منگنی کی رسم دور نبوتؐ میں بھی تھی۔ جب شادی کے لیے بات کا آغاز ہوتا اور اگر لڑکے اور لڑکی میں مناسبت ہوتی اور ہم کُفو ہوتے تو دونوں خاندان باہم مطمئن ہو کر ہاں کر دیتے اسے نسبت کا طے ہو جانا کہتے ہیں۔ ابتدا میں اس زبانی کلامی بات چیت اور اقرار کی بہت اہمیت تھی اور مزید کسی تقریب و رسم کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی تھی۔ یوں شادی انجام پاتی تھی اور ولیمہ کر دیا جاتا تھا۔

4۔ مایوں، مہندی اور ڈھولک:

جنوبی پنجاب کی شادیوں کی خاص رونق اس کی مختلف رسوم ہیں۔ ان میں ڈھولکی، مانجھے، مایوں اور رسمِ مہندی ہے۔ شادی سے ایک ہفتہ قبل دلھن کی سہیلوں اور قریبی رشتہ دار خواتین کو ڈھولک بجانے کے لیے رات کو باقاعدہ دعوت دے کر رونق میلہ لگایا جاتا ہے، اس میں شادی و خوشی کے گیت گائے جاتے ہیں اور ہلکی پھلکی ضیافت کی جاتی ہے۔ جنوبی پنجاب کی شادی میں یہ رسوم بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ گھر کو روشنیوں سے سجایا جاتا ہے۔ دلہن کو زرد جوڑا پہنا کر چوکی پر بیٹھا کر پھول پہنائے جاتے ہیں۔ سات شادی شدہ خواتین لڑکی کو تیل لگاتی ہیں۔ پھر اس کی ہتھیلی پر خوشبو دار ابٹن رکھ کر دلھن کا منہ میٹھا کرواتی ہیں اور وارنیاں وارتی ہیں۔ یہ پیسے شادی پر کام کرنے والوں میں تقسیم کر دیے جاتے ہیں۔ اسی طرح شادی سے ایک رات قبل رسم مہندی کی جاتی ہے۔

حالانکہ سیرت نبوی ﷺ میں ہمیں کہیں بھی رسم تیل نظر نہیں آتی۔ شادی سے پہلے گھر میں دف کے انداز میں ڈھولک بجانا، نکاح کے اعلان کے طور پر درست ہے لیکن مہینہ پہلے مسلسل بجاتے رہنا افراط ہے۔ پھر ڈھولکی کے ساتھ جذبات کو ابھارنے والے گانے قابل اعتراض بات ہیں۔ مردوں اور عورتوں کا مخلوط محفلوں میں گھل مل کر بیٹھنا معاشرتی محفل تو ہو سکتی ہے لیکن شریعت میں اس کا کوئی جواز نہیں۔

ڈھولک، مایوں، مہندی اور مانجھا دور نبوتؐ میں اس قسم رسومات کا کوئی تصور موجود نہ تھا۔ زبانی بات چیت کے بعد سادگی سے نکاح کر کے حسبِ حیثیت ولیمہ کیا جاتا تھا۔ شادی ایک خوشی کا موقع ہے اور اسلام میں خوشی منانے کے لیے ایسے کسی طریقے کی گنجائش نہیں جو غیر مسلموں سے مشابہت رکھتا ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

مَنْ تَشَبَّہٗ بِقَوْمٍ فَھُوَمَنْھُمْ[6]

[5] صحیح مسلم: کتاب اللباس و الزینۃ،باب طرح خاتم الذھب،حدیث:2090

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

"جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے، وہ انہی میں سے ہے۔"

جنوبی پنجاب میں مہندی کی رات پنجابی بھنگڑا بھی ڈالا جاتا ہے۔ شریف گھرانوں کی بچیاں بھی ناچنے گانے پر کوئی عار نہیں سمجھتی اور خیال کیا جاتا ہے کہ گھر کی شادی ہے کون سا باہر سے کوئی موجود ہے سب اپنے ہی تو ہیں۔ اس پر ظلم کی انتہا یہ کہ مووی والا غیر محرم ہاتھ پکڑ پکڑ کر مختلف پوز بناتا ہے۔ اس قسم کی بے ہودگی دیکھ کر، گھر کے کسی مرد کی غیرت نہیں جاگتی سب خوشی کا موقع کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

"وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى"[7]

"اور زمانہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح اپنی سج دھج نہ دیکھاتی پھرو۔"

5۔ دعوت قبل از نکاح اور نیوندرا:

جنوبی پنجاب میں نکاح سے پہلے ہی لڑکے اور لڑکی والوں کے ہاں کھانا پکتا ہے، اس میں لوگوں کو بلایا جاتا ہے اسے "روٹی" کہتے ہیں۔ مسلمان ایک طویل عرصہ ہندوؤں کے ساتھ رہے تو ان کے رہن سہن کے کئی طریقے مسلمانوں نے اپنا لیے۔ لڑکی کی طرف سے بارات کو کھانا دینا انہی میں سے ایک ہے۔

اسلام کی تعلیمات کے مطابق مسلمانوں میں شادی کا کھانا نکاح کے بعد لڑکے کی طرف سے دعوت ولیمہ ہوتا ہے۔ مذہب اسلام کی تعلیمات میں کہیں بھی ضیافت کا لڑکی کی طرف سے ذکر نہیں ملتا کہ لڑکے کی طرف سے بڑی بارات جا کر لڑکی کے ہاں کھانے کی دعوت اڑائے ۔ یہ ہمارے نبی کریم ﷺ کا طریقہ نہیں ہے بلکہ ہندوؤں کا طریقہ ہے۔ ہندو کئی خداؤں کے پجاری ہیں اور اللہ کے دشمن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ[8]

"اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو اپنا دوست نہ بناؤ۔"

سیرت نبوی ﷺ میں دیکھیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ کی رخصتی انتہائی سادگی سے ہوئی نہ تو کوئی بارات آئی نہ ہی کسی کو پُر تکلف کھانے کھلائے گے اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی نمود و نمائش کی گئی۔ یہ میرے نبیؐ کا بابرکت گھرانہ ہے جس کی تقلید ہمارے لیے نمونہ ہے۔ سیرت نبویؐ سے اس کی ایک اور مثال ملتی ہے:

"ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے کپڑوں پر زرد رنگ لگا دیکھا تو پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ انھوں نے کہا میں نے شادی کر لی ہے۔ آپؐ نے دعا دی اور کہ ولیمہ ضرور کرنا۔"[9]

جنوبی پنجاب کی شادی کو دیکھیں تو چاہے دعوت لڑکی کی طرف سے بارات کے لیے ہو یا لڑکے کا دعوت ولیمہ ہو نیوندرا وصول کیا جاتا ہے کہ جو کھانا کھایا ہے اسکی قیمت دی جائے۔ جنوبی پنجاب کی شادیوں میں جہالت کی تمام رسوم پائی جاتی ہیں جن کو رسول اللہ نے کاٹ پھینکا تھا۔ نیوندرا کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ شادی پر جو خرچا ہوا ہے اس کا کچھ وصول کر لیا جائے۔ اسے قرض ہی سمجھ لیں جو بدلے میں اس کے برابر یا اس سے بڑھ کر ادا کرنا ہوتا ہے۔ **جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:**

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ[10]

"اس لیے احسان نہ کر کہ تو زیادہ طلب کرے۔"

---

[6]۔ ابو داؤد، کتاب اللباس، باب فی لبس الصوف والسعر، ح 4031

[7] سوره الاحزاب 33:33

[8]۔ سورة الممتحنہ 1:60

[9] لبہیقی، ابی بکر احمد بن الحسین، امام، دلائل النبوۃ ، 3:2160

[10]۔ سورة المدثر 6:74

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

6۔ موسیقی اور گانا بجانا:

جنوبی پنجاب کی شادیوں میں ڈھول بجانا، ناچ گانے، بھنگڑے اور رقص لازم ہو گیا ہے۔ مایوں، مہندی یا بارات ہو ڈھول بجا کر اس کے ارد گرد غیر محرم مردوں اور عورتوں کا بھنگڑا ڈالنا اور مووی بنانا آج کی شادی میں عام بات بن چکی ہے۔ اب پیشہ ور گلوکاروں کو مدعو کیا جاتا ہے اور یوں میوزیکل شو کا رواج فروغ پا رہا ہے۔ اسے عزت اور ناموری گردانتے ہیں حالانکہ یہ گناہ ہے اور اسراف و تبریز میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارے میں فرمان ہے:

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا[11]

"بے شک بے مقصد کاموں میں فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔"

موسیقی سراسر لغویات میں شامل ہیں، اللہ تعالیٰ کا لغو کے بارے میں واضح فرمان ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ[12]

"اور بعض لوگ وہ ہیں جو لغو باتیں خریدتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ کی راہ سے بھٹکائیں اور اسے ہنسی مذاق بنا لیں اور ایسے لوگوں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔"

لغو سے مراد وہ بات ہے جو انسان کو خیر اور بھلائی کے کاموں سے غافل کر دے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحر ،والحریر ،الخمر والمعازف[13]

"اور میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو زنا کو، ریشمی لباس کو، شراب کو اور گانے بجانے (موسیقی) کے آلات کو حلال قرار دے لیں گے۔"

اسلام نے جائز اور صحیح خوشی کے موقع مثلاً شادی بیاہ پر دف بجانے کو جائز قرار دیا۔ اس موقع محل پر بغیر موسیقی، سُر اور تان کے اشعار گانے کی ایک محدود حد تک اجازت دی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کے واسطے رسول بنایا اور مجھے حکم دیا کہ تمام دنیا سے راگ اور باجے مٹا دوں۔"[14]

شادی کو خوشی و مسرت کا تہوار ہی رہنے دیں اسے گناہ کی آماج گاہ نہ بنائیں۔ سنت کے مطابق ہی نکاح کر کے ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

7۔ جہیز و جوڑا:

جنوبی پنجاب کے معاشرے میں کوئی شادی جہیز کے بغیر انجام نہیں پاتی۔ والدین بیٹی کو رخصت کرتے وقت گھر کا سارا ساز و سامان دیتے ہیں۔ کچھ با اثر اور دولت مند گھرانے اپنی بیٹی کو جہیز میں گھر، گاڑی اور نقدی بھی دیتے ہیں۔ یہ ہندوانہ رسم ہے۔ وہ اپنی بیٹی کو وراثت کی بجائے شادی کے موقع پر ایک ہی بار جو دینا چاہتے ہیں دے دیتے ہیں۔ ہماری اسلامی شریعت میں قطعاً ایسا نہیں ہے۔ شریعت کے مطابق گھر کے ساز و سامان کی ذمہ داری لڑکے کی ہے اور لڑکی اس سے نکاح کر کے گھر بسانے جا رہی ہے۔ والدین شادی کے پُر مسرت موقع پر اپنی بیٹی کو اپنی مالی طاقت کے مطابق جس قدر چاہیں تحفے دیں لیکن اسے تحفے کو وراثت کا نعم البدل خیال نہ کریں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"عورت سے نکاح اس کے دین کی وجہ سے یا اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے حسن کی وجہ سے کیا جاتا ہے اور اے (جابر) تم اس کے دین کی وجہ سے نکاح کرو۔"[15]

---

[11] سورہ بنی اسرائیل 27:17

[12] سورۃ لقمان 6:31

[13] صحیح البخاری،الاشربتہ،باب ماجاءفیمن یستحل الخمر وسمیہ بغیر اسمہ،ح 5590

[14] صحیح البخاری،الاشربتہ،باب ماجاءفیمن یستحل الخمر وسمیہ بغیر اسمہ،ح 5590

[15] مسند احمد بن حنبل ، مکتبہ بشری ،بیروت ،حدیث30216

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

آج جنوبی پنجاب کے معاشرے کو جڑوں سے کھوکھلا کرنے والا،خطرناک اور شرمناک مسئلہ یہی جہیز وجوڑے کی رسم ہے۔جس میں معاشرے کا ہر طبقہ ملوث ہے۔افسوس کی بات تو یہ ہے کہ جہیز کو ہم نے معاشرتی برائی کی بجائے عزت ووقار کا پیمانہ بنالیا ہے۔

اسلامی تاریخ میں جہیز شادی کا حصہ نہیں ہے کیونکہ اسلامی شرع میں اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی۔نبی کریمؐ نے جتنے نکاح خود کیے اپنی صاحبزادیوں کے کیے،ان میں سے کہیں یہ دلیل نہیں ملتی کہ نبیؐ نے اپنے یا کسی بیٹی کے نکاح میں جہیز لیا یا دیا ہو۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کرم ﷺ کے ساتھ ہوا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صاحب حیثیت تھے،اگر جہیز نبیؐ کی سنت ہوتی تو آپؐ سب سے زیادہ محبت آپؐ کے ساتھی کرتے تھے،سب سے پہلے وہی اس سنت کی پیروی کرتے۔

اکثر لوگ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔اگر غور کریں تو حقیقت واضح ہو جائے گی نبی کریم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دونوں کے کفیل تھے جو اشیا ضرورت آپؐ نے دی وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیسوں سے دی تھیں۔ آج صورت حال یہ پیدا ہو چکی ہے کہ بغیر جہیز شادی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔لڑکے کی طرف سے مطالبہ جہیز اور بنیادی شرط سمجھنا سراسر ناجائز،باطل اور شریعت کی خلاف ورزی ہے کیونکہ نبی کریمؐ نے اپنے،کسی صحابی اور اپنی کسی بھی بیٹی کی شادی کے لیے کسی بھی قسم کی کوئی شرط عائد نہیں کی۔نبی معظم ﷺ کی حیات طیبہ کو قابل اطاعت سمجھنا ہمارے ایمان کا پہلا زینہ ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[16]

"تمہارے لیے نبی کریم ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔"

8-مہر:

جنوبی پنجاب میں مہر کے سلسلے میں عجیب وغریب طریقے رائج ہیں۔اگر لڑکی والے مہر کا مطالبہ کریں تو گھر آئی بارات واپس چلی جاتی ہے جبکہ مہر نکاح کی شرط ہے۔۔مہر کی ایک صورت ادانہ کرنے کی نیت سے وقتِ نکاح مہر مقرر کرنا ہے۔ہمارے ہاں ایک نظریہ بتیس روپے شرعی مہر کا بھی ہے۔مہر لڑکی کا ذاتی حق ہے اس کا باپ یا ولی مہر نہیں لے سکتے۔باپ شوہر سے لڑکی کی کفالت کی قیمت نہیں لے سکتا جیسا کہ ہمارے معاشرے کے اکثر علاقوں میں ہوتا ہے۔معاشرے میں ایک غلط رواج مہر معاف کروانے کا بھی ہے۔مہر کی ادائیگی کو شوہر اپنی ذلت سمجھتا ہے۔

مہر ایک اہم مذہبی فریضہ ہے۔عورت کا حق مہر صرف اسلام نے دیا ہے اس کے علاوہ دنیا کے کسی مذہب نے عورت کا یہ حق تسلیم نہیں کیا۔نکاح کی شرائط میں سے ایک اہم شرط مہر کی ادائیگی ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً [17]

"تم عورتوں کو ان کا حق مہر خوشی سے دے دو۔"

مہر کی ادائیگی مرد پر فرض اور عورت کا حق ہے۔عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

خَيْرُ الصَّدَاقِ اَيْسَرُهُ [18]

"بہترین حق مہر وہ ہے جو آسان ہو۔"

جنوبی پنجاب میں حق مہر مقرر کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے جبکہ خالق مخلوق کا فرمان ہے:

---

[16]-سورۃالاحزاب21:33

[17]-سورۃ النساء 4:4

[18]-مستدرک حاکم 198/2

وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً[19]

"بیویوں کو ان کے مہر کھلے دل سے دیا کرو۔"

اسلام نے حق مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں کی۔ مہر کی کم از کم مقدار آیت قرآن بھی ہو سکتی ہے اور زیادہ سے زیادہ خزانہ بھی ہو سکتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی ازواج کو ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی حق مہر دیا جس کی مالیت آج کے لاکھ کے برابر ہے۔۔ ارشادِ الٰہی ہے:

وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا [20]

"اور تم میں سے کسی نے اپنی بیویوں کو خزانہ بھر بھی مہر دیا ہے تو تم طلاق دیتے وقت واپس نہیں لے سکتے۔"

وقت نکاح مہر دینے سے نکاح برکت کا باعث ہوتا ہے۔ اسلام تو مہر میں کمی بیشی کی بھی اجازت دیتا ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ[21]

"اگر تم مہر مقرر بھی کر لو تو مہر مقرر کرنے کے بعد اگر تم کمی بیشی کر و تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔"

9۔ رخصتی اور رسوم:

جنوبی پنجاب میں نکاح کے بعد رخصتی کی جاتی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے سادگی سے والدین اور عزیز و اقارب کی دعاؤں میں بیٹی رخصت کر دی جاتی تھی مگر آج کل عجیب رسمیں دیکھنے میں آ رہی ہیں۔ وقت رخصتی دلہن اپنے سر کے اوپر سے پیچھے کی طرف چاول پھینکتی ہے، اس رسم کی کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی۔ اگر میکے کے کھلائے ہوئے رزق کی واپسی ہے تو چاول کے ان چند دانوں سے واپسی ناممکن ہے اور اگر میکے کے رزق میں فراخی کے لیے ہے تو یہ کام دعا سے کیا جا سکتا ہے۔ رزق کی بے حرمتی کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ یہ رسم تو ہندو معاشرے کی رسوم سے ملتی ہے۔

رخصتی کے موقع پر دلہن کو قرآن کے سائے میں رخصت کرنا جبکہ قرآن تو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے نازل فرمایا ہے نہ کہ رسوم کی ادائیگی کے لیے۔

قبل از اسلام میں عرب لوگوں کے ہاں عام رواج تھا کہ اپنے بچوں کے غیر شعوری عمر میں نکاح کر دیتے تھے رخصتی بلوغت کے بعد کی جاتی تھی۔ چنانچہ اسلام نے بچپن کے نکاح میں بہت سی پوشیدہ حکمتوں کے سبب اسے برقرار رکھا بلکہ بلوغت کے بعد فریقین کو نکاح کو برقرار رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار بھی دیا ہے۔ کیونکہ انسان شعوری عمر میں پہنچ کر اپنے مستقبل کے نفع و نقصان کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ دور نبوی ﷺ میں نکاح کے بعد رخصتی کے بارے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ان النبی تزوجها وهی ست سنین وادخلت علیه وهی بنت تسع[22]

"نبی کریمؐ نے جب مجھ سے نکاح کیا تو میری عمر چھ سال تھی اور جب رخصتی ہوئی تو اس وقت میری عمر نو سال تھی۔"

---

[19] سورة النساء 4:4

[20] ۔سورة النساء 20:4

[21] سورة النساء 24:4

[22] بخاری،کتاب النکاح،باب انکاح الرجل ولده الصغار،حدیث5133

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

اسلامی تعلیمات کے مطابق جب بچیاں بالغ ہو جائیں تو ہم کفو ملنے پر ان کا نکاح کر دیں اور شوہر کے ساتھ رخصتی کر دیں۔ نبی معظم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو حضرت ام ایمن کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر بھیج دیا۔ یہ رحمۃ للعامین کی پیاری بیٹی کی رخصتی ہے۔اس قسم کی مشابہ رسم کو چھوڑ دینا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

مَنْ تَشَبَّہُ بِقَوْمٍ فَهُوَمَنْهُمْ[23]

"جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے، وہ انہی میں سے ہے۔"

10۔سنت اور ولیمہ:

جنوبی پنجاب میں دعوت ولیمہ کے لیے بہت اہتمام کیا جاتا ہے۔ عزیز و اقارب کو دعوت نامے بھیجے جاتے ہیں۔گھر کو برقی قمقموں سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ دلہن کو بہت عمدہ و قیمتی لباس اور زیور پہنا کر سنوارتے ہیں۔ دعوتِ طعام کے بعد دولہا دلہن کو آراستہ مسند پر بٹھایا جاتا ہے۔ دولہا دلہن کو تحفے دیے جاتے ہیں۔ولیمہ کے لغوی معنی ہونے اور ملاپ کے ہیں۔۔اصطلاح شریعت میں شادی کے دوسرے دن لڑکے کی طرف سے دوست احباب، عزیز و اقارب کو کھانے پر مدعو کیا جاتا ہے اسے ولیمہ کہتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی نبی کریم ﷺ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

"اولم ولو بشاة"[24]

"ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی ہو۔"

نکاح کے بعد ولیمہ کرنا مسنون ہے۔ ولیمہ کا مطلب شادی کی خوشی کا کھانا ہے۔ولیمہ کا مقصد لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ولیمہ کرنے والے نے کون سی اور کیسی عورت سے نکاح کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد کو جس قدر ولیمہ کرنے کی طاقت دی ہے، اس کے مطابق ولیمہ کرے۔ ولیمہ خوشی منانے کی ایک تقریب جو دلہے کی طرف سے کی جاتی ہے۔ولیمہ کا پسندیدہ اور مسنون طریقہ بلا تفاخر اور تکلف سادگی سے "ولیمہ" کیا جائے۔

شادی کا صرف ایک ہی کھانا ہے جو ولیمے کا ہے۔ بارات کا اسلام میں کہیں تصور نہیں، یہ ہندو تہذیب کی رسم ہے۔ شوہر تین دن تک ولیمہ کر سکتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

طَعَا مُ اَوَّلِ یَوْمٍ حَقٌّ،وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّانِی سُنَّۃٌ،وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَۃٌ[25]

"پہلے دن ولیمہ حق ہے، دوسرے دن (ولیمہ) نیکی ہے، تیسرے دن دکھاوا اور شہرت ہے،"

ولیمے کے موقع پر بہت بڑا ہجوم اکٹھا کر کے انواع اقسام کے مختلف کھانے پکانا شرعاً مستحب نہیں ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الوَلِيمَۃِ،يُدْعَى لَهَا الأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الفُقَرَاءُ[26]

"بدترین کھانا ولیمہ کا کھانا ہے کہ جس میں امیر تو مدعو ہوتے ہیں اور فقیروں کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔"

ولیمہ معاشرتی تعلقات اور روابط کا بھی ایک ذریعہ ہے جس سے معاشرے میں باہمی تعاون اور محبت کی فضا قائم ہوتی ہے۔ ولیمہ کا مسنون طریقہ بغیر تکلف، سادگی سے بقدر مالی طاقت دعوت کی جائے۔ جو چیز میسر آئے، خواہ شربت، کھانا یا مٹھائی وغیرہ سے مہمانوں کی خاطر تو ضع کی جائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی شادی حضرت زینب سے ہوئی تو آپؐ نے لوگوں کو کھانے کی دعوت دی۔ حدیث میں ہے کہ:

---

[23]ابو داؤد،کتاب اللباس،باب فی لبس الصوف والسعر 4031

[24]صحیح بخاری،کتاب النکاح، باب قول الرجل لاخیہ انظر ایۃ زوجتی حدیث 5072

[25]الترمذی ، کتاب النکاح،باب الولیمہ،حدیث 1097

[26]صحیح بخاری، کتاب النکاح،باب من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ،حدیث 5177

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

"اصبح النبی بها عروسا فدعا القوم فاصابوا من الطعام ثم خرجوا"[27]

"شب زفاف کی صبح آپ ﷺ نے لوگوں کو دعوت ولیمہ دی، لوگ جمع ہوئے اور کھانا کھانے کے بعد چلے گئے۔"

نبی کریم ﷺ نے سب سے بہترین ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا کیا، حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

اوْلَمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ بَنَى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاشبع النَّاسَ خَبزًا وَلَحْمًا[28]

"میں حضرت زینب کے ولیمے پر موجود تھا لوگوں نے خوب سیر ہو کر گوشت اور روٹیاں کھائیں۔"

دوسری حدیث میں ہے:

مَا اَوْ لَمَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى اَحَدٍ مِنْ نِسَائِہٖ مَا اولم على زَيْنَب اولم بِشَاہ[29]

"حضور ﷺ نے جتنا شاندار ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح میں کیا اتنا اپنی کسی شادی میں نہیں کیا۔ آپؐ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح میں ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا۔"

11۔وٹہ سٹہ:

جنوبی پنجاب کے دیہات میں زیادہ تر شادیاں اسی طرح ہوتی ہیں بلکہ شہروں میں بھی اس کا رواج ہے۔ جنوبی پنجاب کے پنجابی خاندان میں وٹہ سٹہ کی رسم نہ ہونے کے برابر ہے جب کہ سرائیکی خاندان میں اس کا رواج عام ہے۔ اگر کسی لڑکے کو وٹے میں کوئی لڑکی نہ ملے تو اسے بہت بڑی رقم دے کر اپنے دلہن لینی پڑتی ہے۔ اس قسم کی شادیاں کا رواج جنوبی پنجاب کے دیہاتی علاقوں کے علاوہ قبائلی علاقوں، وڈیروں اور زمینداروں میں پایا جاتا ہے۔

ایک خاندان کے لڑکے اور لڑکی کی شادی دوسرے خاندان کے لڑکے اور لڑکی سے کرنا۔ اس سے ملتی جلتی نکاح کی ایک شکل زمانہ جاہلیت میں موجود تھی، دونوں خاندان ایک دوسرے کو لڑکا اور لڑکی کا رشتہ دیتے تھے۔ دونوں خاندانوں کی طرف سے مہر مقرر نہیں ہوتا تھا، ایک لڑکی دوسری کا بدلِ مہر بن جاتی، اسے زمانہ جاہلیت میں "نکاح شغار" کہا جاتا تھا۔ وٹہ سٹہ ہندوؤں کی رسم ہے جو ہمیشہ ان میں موجود رہی ہے اور یہ رسم ہندوؤں سے مسلمانوں میں منتقل ہوئی۔

اسلام اس قسم کے نکاح کو باطل قرار دیا ہے۔ وٹہ سٹہ کو شرعی لحاظ سے شغار کہا جاتا ہے۔ اس کی ممانعت نبی کریم ﷺ کی کئی احادیث میں موجود ہے۔ عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَاشِغَارَ فِي الِاسْلَامِ[30]

ترجمہ:

"اسلام میں نکاح شغار (وٹہ سٹہ) نہیں ہے۔"

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی مروی ہے:

---

[27] بخاری، کتاب النکاح، باب الهدية العروس، حدیث 5163

[28] صحیح بخاری، کتاب التفسیر القرآن امتہ، باب قولہ لا تدخلو بیوت النبی، حدیث 4794

[29] صحیح بخاری صحیح بخاری، کتاب التفسیر القرآن امتہ، باب قولہ لا تدخلو بیوت النبی، حدیث 4794، کتاب النکاح، باب من اولم علی بعض نسائہ، حدیث 5171

[30] صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح الشغار وبطلانہ 2/1035، (1415) مسند احمد 91، 2/35

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ الْشِغَارِ[31]

"رسول ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔"

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وٹہ سٹہ کی شادی شرعی لحاظ سے حرام اور ناجائز ہے۔ نکاح شغار کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی، بہن یا زیر کفالت کا نکاح اس شرط پر کرے بدلے میں وہ اپنی کسی عورت کا نکاح اس خاندان سے کرے گا شرعاً یہ شرط ناجائز ہے کیونکہ اس کی کوئی دلیل قرآن و سنت سے نہیں ملتی اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

كُلُّ شَرْطٍ لَيسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ[32]

"ہر وہ شرط جو کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے۔"

سیرت نبوی ﷺ سے وٹہ سٹہ کو ناپسند کیا گیا اور ایسے رشتوں کو بنیادی حقوق کی پامالی قرار دیتی ہے۔ ہماری شریعت، قانون اور ہماری معاشرتی روایات وٹہ سٹہ کو ناپسند اور ممنوع قرار دیتے ہیں۔

12۔ونی اور اسلام:

ونی ایک رسم ہے جس میں قاتل اپنے گناہ کو معاف کروانے کے لیے اپنی بہن یا بیٹی کو ونی میں پیش کرتا ہے۔ آج اکیسویں صدی کے میں بھی، جہاں دنیا اتنی ترقی کر چکی ہے جنوبی پنجاب کی بیٹیاں ونی جیسی فرسودہ رسم کی بھینٹ چڑھ رہی ہیں۔ قدیم زمانے سے ہی جنوبی پنجاب کے خاندانوں اور قبیلوں میں پنچایت اور جرگے کا نظام رائج ہے۔ دو خاندانوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے بطور جرمانہ کے لڑکیوں کا نکاح مخالف گروہ کے مردوں سے کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات تو انتہائی کم عمر بچیوں کا نکاح بڑی عمر کے مردوں سے کر دیا جاتا، اسی کو ونی یا سوارہ کہتے ہیں۔
شریعت میں ایسا نکاح جس میں لڑکی کی مرضی شامل نہ ہو، اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ نکاح بطور سزا کیا جاتا ہے اس لیے بھی ناپسندیدہ ہے۔ نکاح صرف جنسی خواہشات کی تسکین کا نام نہیں ہے بلکہ رشتہ نکاح مؤدت و محبت اور رحمت پر مبنی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً[33]

"اور اللہ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تم میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم اس سے سکون حاصل کرو اور اللہ نے شادی کے ذریعے تمہارے درمیان مودت اور رحمت کا رشتہ قائم کر دیا۔"

حکم الٰہی تو رشتہ مودت اور رحمت کو قائم کرنا ہے جبکہ ونی کی صورت میں ہونے والا نکاح کی بنیاد نفرت، ناگواری اور ناپسندیدگی پر ہوتی ہے۔ ایسے نکاح سے ایک مہذب و نیک نسل کی بقا نا ممکن ہے۔ اسلام کے مطابق سزا اسی کو دی جاتی ہے جس نے جرم کیا ہو۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى[34]

"کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

سیرت النبی ﷺ بھی ہمیں عدل کی تلقین کرتی ہے۔ جب نبی کریم ﷺ کو چوری کی سزا میں نرمی کی سفارش کی گئی تو آپ ؐ نے فرمایا: "اللہ کی قسم اس کی جگہ فاطمہ بنت محمد ؐ بھی ہوتی تو اسے بھی یہی سزا دی جاتی۔"

---

[31]۔صحیح مسلم،کتاب النکاح،باب تحریم نکاح الشغار وبطلانہ 2/1035،(1415)

[32]۔مسند احمد 213،183/2 بخاری، کتاب البیوع، باب اذا اشترط فی البیع شرطا لا تحل 2168

[33]سورۃ الروم 21:30

[34]سورۃ الاسراء 15:17

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

ونی ایک سنگین جرم ہے۔ قانون تعزیرات پاکستان کی شق A 310 کے تحت ونی ایک سنگین جرم ہے جس کی سزا تین سے دس سال تک مقرر ہے لیکن اس قانون کے باجود بدقسمتی سے جنوبی پنجاب اور سندھ میں ونی جیسی فرسودہ اور قبیح رسم کے تحت کم عمر کے نکاح کیے جا رہے ہیں اور قانون خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔

13۔ قرآن سے شادی:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی بابرکت آخری کتاب آخری نبی ﷺ پر نازل کی گئی اور قیامت تک انسانیت کے لیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ ہے لیکن قرآن کے ساتھ نکاح غیر شرعی اور گناہ ہے۔ قرآن سے نکاح کی دو وجوہات ہیں۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی عورت کے لیے کوئی آسانی نہیں۔اسلام سے قبل کی جہالت آج بھی موجود ہے۔لڑکی کے نکاح کے لیے ایک ہی ذات کا ہونا ضروری ہے ورنہ لڑکی ساری زندگی کنواری رہتی ہے اور اس کا نکاح قرآن کے ساتھ کر دیا جاتا ہے۔وہ ساری عمر قرآن پڑھتی اور پڑھاتی ہے۔ قرآن تو زندگی گزارنے کے طریقے سکھاتا ہے، نکاح کے احکام واضح کرتا ہے۔قرآن نکاح کا حکم یوں دیتا ہے:

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ [35]

نبی کریم ﷺ نے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح یک بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا جبکہ آپ نبی کریم ﷺ کے خاندان اور ذات سے نہ تھے۔بعض تو صرف اپنے خاندان میں ہی اپنی بہن و بیٹیوں کے نکاح کرتے ہیں۔دوسرے خاندان کی لڑکی اپنے لڑکے کے لیے لے آتے ہیں مگر اپنی لڑکی دینا غیرت کا مسئلہ سمجھتے ہیں۔ قرآن سے نکاح کے پس منظر میں رہبانیت کا تصور بھی ملتا ہے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"اسلام میں کوئی رہبانیت نہیں۔"

نبی کریم ﷺ نے بیٹیوں کی جلد شادی کا حکم دیا اور شادی کا معیار ذات پات کو نہیں بلکہ دین کو قرار دیا ہے۔یہ رسم عیسائی مذہب رہبانیت اور ہندو مذہب دیو دسیوں سے متاثر ہو کو ہمارے معاشرے میں شروع کی گئی جو قرآنی احکام کی کھلی مخالفت ہے۔

دوسری وجہ جائیداد سے حصہ دینا ہے ۔اپنے اسی حرص اور طمع کی وجہ سے اپنے خاندان کی بہنوں اور بیٹیوں کی شادی قرآن سے کر دیتے ہیں۔لالچ اور خود غرضی سے معاشرہ دن بدن زوال کی طرف جا رہا ہے۔

اسلام ہمارے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے۔پیارے نبی ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہا سے کیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام کسی بھی ایسے رواج کا قائل نہیں ہے جو اللہ کی مخلوق کے لیے تکلیف کا باعث بنے۔

خلاصۃ البحث:

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کے ساتھ اپنے برگزیدہ بندوں کے ذریعے اس کی ہدایت کا سامان مہیا فرمایا۔اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اسے اپنا فرمانبردار بنانا چاہتا ہے۔حیاتِ انسانی میں شادی ایک اہم موڑ ہے۔جنوبی پنجاب میں شادی کی رسوم میں افراط و تفریط پایا جاتا ہے۔ان رسوم میں منگنی،مایوں،مہندی،ڈھول آتش بازی،بارات،مہر،رخصتی کی رسوم،نیوندرا اور مکلاوہ اس کے علاوہ ونی اور قرآن سے شادی **بھی** وغیرہ شامل ہیں۔یہ تمام رسوم غیر اقوام کا مذہبی شعار ہیں اور آج ہم زندگی کے ہر معاملے میں غیروں کی تقلید اپنے لیے باعثِ فخر سمجھتے ہیں۔خوشی اور شادی کے موقع ان رسوم کی تکمیل ہوتی ہے۔اسلام میں ناجائز اور ممنوع ہیں۔ہم نے دلائل اور مشاہدے کی روشنی میں ثابت کیا کہ یہ تمام رسوم غیر شرعی ہیں،معاشرے میں پیدا ہونے والی مشکلات کی وجہ یہ رسوم ہیں۔ہمیں انہیں چھوڑنا چاہیے اور اسلام کا اعتدال والا اور میانہ روی والا اختیار کرنا چاہیے تاکہ زندگی گزارنا آسان ہو جائے۔رضائے الٰہی کے لیے ان تمام رسوم سے توبہ تائب ہو جائیں۔

حوالہ جات:

1۔سورۃ الاحزاب 21:33

2۔ڈاکٹر حنا خراسانی رضوی،23 جنوری 2021،تبصرے 4

35۔سورۃ النور 32:24

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

3۔الترمذی،ابو عیسی،محمد بن عیسی،سنن ترمذی،ادارہ الکتب الملیہ،بیروت،رقم الحدیث2318
4۔سورۃ الملک4:67
5۔صحیح مسلم: کتاب اللباس و الزینۃ،باب طرح خاتم الذھب،حدیث:2090
6-ابوداؤد،کتاب اللباس،باب فی لبس الصوف والسعر،ح4031
7۔سورہ الاحزاب 33:33
8۔سورۃ الممتحنۃ1:60
9۔البہیقی،ابی بکر احمد بن الحسین،امام،دلائل النبوۃ ،2160:3
10۔سورۃ المدثر 6:74
11۔سورہ بنی اسرائیل 27:17
12۔سورۃ لقمان 6:31
13۔صحیح البخاری،الاشربۃ،باب ماجاءفیمن یستحل الخمر وسمیہ بغیر اسمہ،ح 5590
14۔السجستانی، ابی داؤد سلیمان بن اشعت ،سنن ابی داؤد ،حدیث 3212
15.مسند احمد بن حنبل ، مکتبہ بشری ،بیروت ،حدیث30216
16۔سورۃالاحزاب21:33
17۔سورۃ النساء 4:4
18۔مستدرک حاکم 198/2
19۔سورۃ النساء 4:4
20۔سورۃ النساء 20:4
21۔سورۃ النساء 24:4
22۔بخاری،کتاب النکاح،باب انکاح الرجل ولدہ الصغار،حدیث5133
23۔ابو داؤد،کتاب اللباس،باب فی لبس الصوف والسعر4031
24۔صحیح بخاری،کتاب النکاح، باب قول الرجل لاخیہ انظر ایۃ زوجتی حدیث 5072
25۔الترمذی ، کتاب النکاح،باب الولیمہ،حدیث 1097
26۔صحیح بخاری، کتاب النکاح،باب من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ،حدیث 5177
27۔بخاری،کتاب النکاح،باب الھدیۃ العروس،حدیث5163
28۔
29۔صحیح بخاری صحیح بخاری،کتاب التفسیر القرآن امتہ،باب قولہ لا تدخلو بیوت النبی،حدیث 4794،کتاب النکاح،باب من اولم علی بعض نسائہ،حدیث 5171
30۔[1]۔صحیح مسلم،کتاب النکاح،باب تحریم نکاح الشغار وبطلانہ 2/1035،(1415)مسند احمد91،2/35
31۔صحیح مسلم،کتاب النکاح،باب تحریم نکاح الشغار وبطلانہ 2/1035،(1415)
32۔مسند احمد213،183/2بخاری،کتاب البیوع،باب اذااشتراط فی البیع شرطالا تحل2168
33۔سورۃ الروم 21:30
34۔سورۃ الاسراء 15:17
35۔سورۃ النور32:24